غزلیں

فراغ روہوی

○

چلے بھی آؤ تمھیں جس گھڑی بلائے شب
تمہارے نور سے کچھ دیر جگمگائے شب

مرے نصیب میں کیوں ہے یہ تنگنائے شب
دراز زلف کی صورت کبھی تو آئے شب

پڑی ہے کس لیے بے جان پتھروں کی طرح
مری نہیں تو گھڑی بھر کو کسمسائے شب

وہ حبس ہے کہ شرابور ہے پسینے سے
ہوا ذرا سی چلے تو بدن سکھائے شب

نظر کو ڈسنے لگی ہیں اُداسیاں اس کی
کہیں جو چاندنی چھٹکے تو مسکرائے شب

نہ چاند محوِ سخن ہے نہ چاندنی رقصاں
غزل کے تاروں کو چھیڑو کہ گنگنائے شب

گناہگاروں پہ گزرے گی کیا خدا جانے
سیہ لباس پہن کر اگر نہ آئے شب

گناہ جاگتے رہنے کا مجھ کو کرنے دو
میں چاہتا ہوں کہ کچھ نیکیاں کمائے شب

ترس تو کھایئے تھوڑا سا اپنے بستر پر
کہ اب سحر کی طرف بڑھ رہے ہیں پائے شب

فراغؔ روٹھ نہ جائیں یہ نیند کی پریاں
اب آپ اوڑھ کے سو جایئے ردائے شب

67،مولانا شوکت علی اسٹریٹ،کولکاتہ،موبائل: 9831775593

ڈاکٹر عزیزؔ خیرآبادی

○

بوقتِ شام وہ کیسی اُداسی اوڑھ لیتا ہے
چراغوں کو بجھا کر بدحواسی اوڑھ لیتا ہے

گماں کی زد میں آجاتے ہیں سب قول وعمل اُس کے
بدن پر جب کوئی چادر سیاسی اوڑھ لیتا ہے

نظر میں پھر نہیں لاتا کوئی چہرہ خوشامد کا
وہ بندہ جو ردائے خود شناسی اوڑھ لیتا ہے

طلوعِ صبح کا ا مکان ہوتے ہی بہر جانب
ہر اک منظر حسیں روشن قباسی اوڑھ لیتا ہے

کچھ اس انداز سے آتا ہے وہ گل پیرہن توبہ!
چمن کا ہر نظارہ خود حیا سی اوڑھ لیتا ہے

عزیزؔ اپنا بچھڑتا ہے کوئی جب راہِ ہستی میں
تو ہر منظر نگاہوں میں اُداسی اوڑھ لیتا ہے

''گل برگ''،کالا پیادہ،خیرآباد،اودھ،سیتاپور موبائل: 9450901544